خطبہ جمعہ

بعنوان

حصولِ برکت کے اسباب اور ثمرات

سلسلہ منبر الحکمۃ

151

بتاریخ: 05 **جولائی،** 2019

بمطابق: 1 **ذوالقعدۃ،** 1440ھ

به اهتمام:

الحکمۃ انٹرنیشنل

5ڈی، ون، ٹاؤن شپ، مادرملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، امَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِااللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾ [سورۃ الاعراف:96]

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ـ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [سورۃ الطلاق:3-2]

خطبہ کے اہم عناصر:

❁ برکت کا معنیٰ و مفہوم۔

❁ تمام خیر و برکات کے خزانے صرف اللہ کے پاس ہیں۔

❁ حصولِ برکت کے اسباب۔

❁ بے برکتی کے اسباب۔

تمہید:

کتاب وسنت میں برکت ، رحمت ،فضل وانعام ،خیر ،احسان وغیرہ ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ ہر قسم کی برکت اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی برکت والا ہے یا جس چیز ،جگہ اور جن اشیاء کو قرآن مجید یا رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرامین میں بابرکت کہا ہے ،وہی برکت والی ہیں۔اس کے علاوہ کتاب وسنت سے ہٹ کر برکت حاصل کرنے تمام طریقے غیر شرعی ہیں۔

آج کل اکثر لوگ یہ شکوی کرتے ہیں کہ محنت وکوشش کے باوجود ہمارے رزق ، مال ،اولاد اور زندگی میں بے برکتی ہے ،خرچے پورے نہیں ہوتے ،منہ زور مہنگائی اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرنا ناممکن ہوتا جارہا ہے۔ بلکہ مزید پریشانی یہ ہے کہ اولاد نافرمان اور بیوی معاشی زبوں حالی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے گلے وشکوے کرتی رہتی ہے،اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کا خطبہ جمعہ بعنوان:
”برکت کے اسباب، فوائد اور ثمرات“ ترتیب دیا گیا ہے۔
یاد رہے! برکت کا تعلق محض رزق کے ساتھ نہیں، بلکہ انسان زندگی کے تمام شعبہ جات میں رحمت ،برکت، فضل اور خالقِ حقیقی کے احسانات کا محتاج ہے۔

برکت کا معنی ومفہوم:

برکت کے معنی کسی چیز کے بقا،دوام اور برقرار رہنے کے ہیں، گویا برکت کسی چیز یا نعمت میں بڑھوتری، نشو ونما اور خیر کثیر کا نام ہے۔اللہ تعالیٰ ہی زمین وآسمان کے خزانوں کا مالک اور حقیقی وارث ہے، سو ہر وہ کام جس میں غیر محسوس طریقے سے اضافہ اور کثرت نظر آئے، لوگوں کے لیے مفید اور خیر کا باعث ہو، وہ مبارک ہے۔

اسی کے متعلق امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بڑی نفیس کلام لکھتے ہیں:

(وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يَكُونُ لِلَّهِ فَبَرَكَتُهُ مَنْزُوعَةٌ، فَإِنَّ الرَّبَّ هُوَ الَّذِي يُبَارِكُ وَحْدَهُ، وَالْبَرَكَةُ كُلُّهَا مِنْهُ، وَكُلُّ مَا نُسِبَ إِلَيْهِ مُبَارَكٌ)

”ہر وہ چیز جو اللہ کے لیے نہ ہو وہ برکت سے خالی ہوتی ہے۔ بابرکت ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور کامل برکت صرف اسی کی طرف سے ہوتی ہے، ہر وہ چیز جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی جانب ہو وہ مبارک ہوتی ہے۔“

[الجواب الکافی لمن سال عن الدواء الشافی ، ص:85]

تمام خیر وبرکات کے خزانے صرف اللہ کے پاس ہیں:

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے اسباب ہیں جنھیں اختیار کرنے سے رزق،عمر،اوقات،اولاد،مال ومتاع اور زندگی کے جملہ معاملات میں برکتیں،رحمتیں اور اللہ کے احسانات حاصل ہیں؟
اس سوال کا جواب ذیل میں چند امور سمجھنے اور غور وفکر کرنے سے حاصل ہوگا۔
پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ ہم سب کا مالک، خالق اور رازق صرف اللہ تعالیٰ ہے:
﴿مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ۔إِنَّ اللَّهَ هُوَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ [سورة الذاريات:57.58]

''میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تو خود ہی رزّاق ہے، بڑی قوت والا اور زبردست۔''

دوسری بات یہ ہے کہ رزق صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے اور سارے خزانے اُسی کے پاس ہیں۔ فرمانِ ربانی ہے:

﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ﴾

''کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں، اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقرر مقدار میں نازل کرتے ہیں۔''

[سورة الحجر:21]

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکمت و تدبیر کے ساتھ جس کو چاہے زیادہ رزق دے اور جسے چاہے کم رزق دے، رزق کی تقسیم پر اُسی کو اختیار ہے، اس تقسیم میں کوئی بھی اُس کا شریک نہیں۔

﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا﴾

''ہم نے خود ان کے درمیان ان کی معیشت دنیا کی زندگی میں تقسیم کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا، تا کہ ان کا بعض، بعض کو تابع بنا لے۔''

[سورة الزخرف:32]

غیر اللہ سے رزق طلب کرنا شرک ہے کیونکہ وہ رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے، لہذا رزق اللہ سے مانگو، اُس شکر بجالاؤ اور اُسی کی بندگی کرتے رہو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

''بلاشبہ اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو تمہارے لیے کسی رزق کے مالک نہیں ہیں، سو تم اللہ کے ہاں ہی رزق تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر کرو،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔‘‘

[سورة العنکبوت:17]

برکت کے اسباب

اللہ تعالی کی رحمت، برکت، فضل اور احسان و انعام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا، دعا کرنا، خواہش کرنا، رزق حلال کے لیے تگ ودو کرنا، اُن اسباب و ذرائع کو اختیار کرنا جن سے برکات حاصل ہوں، شریعت اسلامیہ کا مطلوب و محبوب عمل ہے۔

ایک مرتبہ سیدنا ایوب علیہ السلام غسل کر رہے تھے کہ اُن پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگی، جناب ایوب علیہ السلام پکڑ پکڑ کر اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے، اللہ رب العزت نے پکار کر کہا: اے ایوب علیہ السلام! کیا میں نے تجھے اپنے فضل سے غنی نہیں کر دیا، یعنی مالدار نہیں بنایا؟

تو سیدنا ایوب علیہ السلام نے جواباً کہا:

((بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لَا غِنَى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ))

’’کیوں نہیں، تیری عزت کی قسم! لیکن میں تیری برکت سے کیسے بے پرواہ ہوسکتا ہوں۔‘‘

صحیح البخاری؛کتاب الغسل، باب من اغتسل عریاناًوحده . . . ح:279

① تقویٰ، خیر و برکات کا باعث:

حصولِ برکات کا پہلا سبب تقویٰ ہے، یہ لفظ ’’وقایہ‘‘ سے نکلا ہے، جس کا معنی پرہیز ہے۔ عربی زبان کا مشہور مقولہ ہے:

(اَلْوِقَايَةُ خَيْرٌ مِّنَ الْعِلَاجِ) ’پرہیز علاج سے بہتر ہے۔‘

تقویٰ کا مطلب ہے: اللہ تعالی کا ایسا خوف جو انسان کو اُس کی نافرمانی اور محرمات سے بچائے اور اِسے اللہ رب العزت کے احکامات پر عمل پیرا ہونے پہ آمادہ کرے۔

جو قوم تقویٰ کی راہ اختیار کرلے تو اللہ تعالیٰ ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، حسب ضرورت انھیں آسمان سے بارش مہیا کرتا ہے، جس سے زمین سیراب ہو کر خوب پیداوار دیتی ہے۔ بالآخر خوشحالی و فراوانی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی کے بارے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾

[سورة الاعراف:96]

''اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔''

تقوی کی برکت سے انسان کو اُس کے وہم وگمان سے بڑھ کر رزق ملتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ـ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [سورة الطلاق:3-2]

''جوکوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا، اوراسے ایسے ذریعہ سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔''

تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ:

آیئے تقویٰ کی ایک عمدہ مثال اور اعلیٰ نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ایک دن کھانے کی کوئی چیز لے کر آیا تو انھوں نے اُس میں سے کچھ کھالیا، پھر غلام نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے جو کچھ کھایا ہے، وہ کہاں سے آیا ہے؟ پوچھنے پر اُس نے بتایا:

(كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ)

''میں نے جاہلیت کے دور میں ایک آدمی کے لیے کہانت کی تھی، میں کہانت جانتا تو نہ تھا، البتہ میں اسے دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگیا۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب یہ حقیقت حال معلوم ہوئی تو آپ نے جو کھایا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھا، اپنے منہ میں انگلی ڈال سب قے کر دیا۔

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ایام الجاھلیة، ح:3842

② قرآن کی تلاوت واتباع برکت کا سبب:

﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[سورة الانعام:155]

''اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورت بقرہ کی تلاوت باعث برکت ہے اور اس کو چھوڑنا باعث حسرت وافسوس ہے:

((اقْرَءُوْا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ؛ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ))

''تم سورت بقرۃ کی تلاوت کیا کرو، اس کا لازم پکڑنا باعث برکت اور چھورنا برکت سے محرومی کا باعث ہے، باطل قوتیں اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہیں۔''

مسلم :کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ح:804

③ نیک اعمال عمر میں برکت کا باعث:

ایمان، تقویٰ اور اعمالِ صالحہ یقینی برکت اور دائمی خوش بختی اور رضا الٰہی کا باعث ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

[النحل:97]

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ))

''نیکی عمر کو زیادہ کرتی اور دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔''

[حسنٌ، سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، ح:4022]

④ صلہ رحمی اور حسنِ اخلاق سے عمر میں برکت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ))

''رشتوں کو جوڑنا، اچھے اخلاق اور پڑوسی سے اچھا برتاؤ، گھروں کو آباد کرتی اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔''

[صحيح، مسند الامام احمد بن حنبل:25259]

④ شکر گزاری اور برکات کا حصول:

برکت کا ایک اہم سبب اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا ہے۔ رزق تھوڑا ہو یا زیادہ، ہمیشہ اس پر اللہ کا شکر کیا جائے اور اس کی ناشکری سے بچا جائے۔

شکر کا تعلق زبان، دل اور اعمال کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾

''اگر شکر گذار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔''

[سورة ابراهيم:07]

شکر کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ [سورةالبقرة:172]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اورتم اللہ کے لیے شکر بجالاؤ،اگر واقعتاً اُس کی بندگی کرنے والے ہو۔''

شکرگزاری کی اعلیٰ مثال:

رسول اللہ ﷺ رات بھر اللہ کی عبادت کرتے ، پاؤں میں ورم پڑ جاتے ،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ رسول ﷺ! کیا اللہ نے آپ کے پہلے اور بعدوالے گناہ معاف نہیں کردیئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔''

[صحیح البخاری،کتاب الجمعة،باب قیام النبی صلی اللہ علیہ و سلم حتی ترم قدماہ،ح:1130]

⑤اللہ تعالیٰ پر توکل:

برکت کا ایک اہم سبب اللہ تعالیٰ پر توکل اور کامل بھروسہ کرنا ہے،جس کا مفہوم ہے:
ظاہری اسباب وذرائع ،دنیوی تعلقات اور جاہ ومنصب اور ہر قسم کے رشتے وناطے سے بالاتر ہو کر صرف اللہ کی ذات پر اس طرح بھروسہ کیا جائے کہ انسان کو ہر چیز اللہ کے ملکیت وقدرت میں نظر آئے۔تمام قوتوں اور ہر طرح کے اختیارات کا مالک اکیلا اللہ ہی ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ [سورة الطلاق:3]

''اور جو بھی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اُس کو کافی ہوجاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا))

''اگرتم لوگ اللہ پر اس طرح توکل کروجیسا کہ اس پر توکل کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے گا جیسا کہ پرندوں کو ملتا ہے کہ صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس لوٹتے ہیں۔''

[صحیح،سنن الترمذی:ابواب الزھد،باب فی التوکل علی اللہ،ح:2344]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑥ کفایت شعاری اور قناعت برکت کا باعث:

اللہ کی تقسیم اور تقدیر پر راضی رہنا، صبر و ہمت سے کام لینا، مال کا لالچ، حرص و طمع جو انسان کو ذکر الٰہی سے غافل کردے اور دنیا کا بندہ بنا کر رکھ۔ اور ایسی خواہشات سے بچنا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ابھارتی ہیں، لہذا کفایت شعاری سے زندگی بسر کرنا ہی خیر و برکت کا باعث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ، فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ))

''آدم کا بیٹا کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، درحقیقت تیرا مال تو وہی ہے جو تم نے صدقہ کردیا وہ ذخیرہ کرلیا، جو تم نے کھالیا وہ فنا کرلیا، یا جو تم نے پہن لیا وہ بوسیدہ کرلیا۔''

[صحیح، سنن الترمذی، ابواب الزهد، باب منه، ح:2342]

مزید ایک حدیث رسول اللہ ﷺ نے قناعت کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا))

''تم میں سے جو شخص تندرست حالت میں صبح کرے، اپنے آپ میں پُرامن ہو اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک موجود ہو، تو گویا اُس کے لیے پوری دنیا کو جمع کردیا گیا ہے۔''

[حسنٌ، سنن الترمذی، ابوب الزهد، باب، ح:2346]

ایک حدیث میں قناعت اختیار کرنے والے کو فوز و فلاح کی خوشخبری سنائی گئی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ))

''کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا اور بقدر کفاف اسے روزی حاصل ہوئی اور اللہ نے اسے (اپنے عطا کردہ پر) قانع بنادیا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح مسلم:کتاب الزکوة، باب فی الکفاف والقناعة، ح:1054]

لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگیوں میں قناعت اور کفایت شعاری کو لازم پکڑیں، جس کی وجہ سے رزق میں برکت، زندگی میں سکون، اللہ کی تقسیم پر رضامندی اور عقیدہ تقدیر پر یقین حاصل ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے امت کو اسی قناعت کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

((طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ))

''مبارکبادی ہو اس شخص کو جسے اسلام کی ہدایت ملی اور اسے بقدر کفاف روزی ملی پھر وہ اسی پر قانع و مطمئن رہا۔''

[صحیح، سنن الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجآء فی الکفاف والصبر علیه، ح:2349]

⑦ دعا سے برکت کا حصول:

رسول اللہ ﷺ نے بے شمار مواقع پر برکت حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی اور خود بھی کیں ہیں۔ لہٰذا اُن دعاؤں کو خاص حالات میں یا خصوصی مواقع پر کرنا مسنون اور محبوب عمل ہے۔

ذیل میں ہم انھی دعاؤں کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

انسان کی فطرت ہے کہ جب اسے خیر و برکت، مال و متاع مل جائے تو وہ اپنے خالق و مالک کو بھول جاتا ہے، جب کہ دنیوی آسائش کے ساتھ انسان کو اللہ کا شکر گزار بھی زیادہ ہونا چاہیے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مشکلات حالات میں دعا کی قبولیت کا ایک سبب یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان خوشحالی اور آسودگی میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جن باتوں کی تعلیم دی اُن میں سے ایک وصیت یہ تھی:

((تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ، يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ))

''تم خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھو، وہ تمھیں تنگدستی میں یاد رکھے گا۔''

[صحیح، مسندالامام احمد، مسند بنی ھاشم، ح:2803]

دعاؤں کی قبولیت کے حوالے سے ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”جس شخص کو پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت و تنگدستی میں اُس کو دعا قبول کرلے، اُسے خوشحالی میں کثرت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے۔“

[حسنٌ، سنن الترمذی، ابوب الدعوات، باب ماجآء ان دعوۃ المستجابۃ، ح:3382]

استخارہ باعثِ خیر و برکت:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے جس طرح کہ قرآن مجید کی سورتیں سکھاتے۔ لہٰذا ہمیں ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی مانگتے رہنا چاہیے اور استخارہ کرنے کو لازم پکڑنا چاہیے، جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ استخارہ کی دعا درج ذیل ہے:

((اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْتَخِیرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِیمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الغُیُوبِ، اللّٰھُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھَذَا الأَمْرَ خَیْرٌ لِی فِی دِینِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی،أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِی وَآجِلِهِ،فَاقْدُرْهُ لِی وَیَسِّرْهُ لِی، ثُمَّ بَارِكْ لِی فِیهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِی فِی دِینِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ،أَوْ قَالَ فِی عَاجِلِ أَمْرِی وَآجِلِهِ،فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِی الخَیْرَ حَیْثُ كَانَ،ثُمَّ أَرْضِنِیْ))

”اے اللہ! میں میں تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے ہی تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں، تو جانتا ہے، اور میں نہیں جانتا، اور تو تمام غیبوں کا علم رکھنے والا ہے، الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے لیے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے اور میرے دین اور میری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کام کو مجھ سے اور مجھے اس سے
پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مہیا کر جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی
کر دے۔''

[صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باللیل من نومه، ح:6382]

نئے جوڑے کو خیر و برکت کی دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی صحابی شادی کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو خیر و برکت کی دعا دیتے ہوئے فرماتے:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ))

''اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اور تمہارے اوپر بھی برکت فرمائے اور تم دونوں میاں و
بیوی کو خیر و عافیت میں رکھے۔''

[صحیح، سنن ابو داود: کتاب النکاح، باب مایقال لمتزوج، ح:2130]

⑧ آبِ زمزم باعثِ برکت و شفاء ہے:

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آبِ زمزم کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ، وَشِفَاءُ سُقْمٍ))

''زمزم کا پانی کھانے والے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے باعثِ شفاء ہے۔''

[مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنه، ح: 2473۔ سنن الکبری للبیہقی، کتاب الحج، باب سقایة الحاج والشرب منها ومن ماء زمزم، ح:9659]

دوسری حدیث میں زمزم کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَاءُ زَمْزَمَ، لِمَا شُرِبَ لَهُ))

''آبِ زمزم جس کام اور مقصد کے لیے بھی پیا جائے (پورا ہوگا)۔''

[صحیح سنن ابن ماجه: کتاب المناسك، باب الشرب من ماء زمزم، ح:3062]

مزید ایک حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاء طلب کرتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئے آبِ زمزم کو مریضوں پر بہاتے اور اُن کو پلاتے۔

[صحیح ، سنن الترمذی:ابواب الحج ، بابٌ ، ح:963۔سلسلة الاحاديث الصحيحة:883]

بارش کا پانی بابرکت ہے:

آب زمزم کے علاوہ جس پانی کو بابرکت کہا گیا ہے وہ بارش کا پانی ہے، جو تازہ تازہ اپنے رب کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بارش کے وقت اپنے بدن مبارک سے قمیص اتار لیتے اور فرماتے کہ یہ ابھی ابھی اپنے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ارشاد ربانی ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيدِ﴾ [سورة ق:09]

''اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا، پھر اس سے باغ اور فصل کے غلے پیدا کیے۔''

دودھ اور کھانے کی دعا میں برکتیں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں کوئی کھانا کھائے لے تو یہ دعا کرے:

((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ))

''اے اللہ! ہمارے اس کھانے میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا عطاء فرما۔''

اور دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ))

''اے اللہ! ہمارے اس دودھ میں برکت فرما اور ہمیں اس سے زیادہ کر دے۔''

[حسنٌ،سنن ابو داود، کتاب الاشربة،باب مایقول اذا شرب اللبن،ح:3730]

کھانے کا برتن صاف کرنا باعثِ برکت:

کھانے کے آداب میں سے ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھایا جائے۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر ،دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا جائے۔کھانے کے برتن کو صاف کیا جائے۔ برتن کے درمیان سے نہ کھایا جائے۔ یہ سب امور مسنون اور باعثِ خیر و برکت ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کھانے کا برتن اور انگلیاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صاف کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ))

''تم نہیں جانتے کہ برکت کہاں پہ (نازل) ہے۔''

[صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة---ح:2033]

کھانے کے بعد برکت کی دعا:

مسنون ہے کہ جب آپ کسی کی دعوت کو قبول کریں، تو کھانے کے بعد اُس کے لیے خیر و برکت کی دعا بھی کریں:

((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ،وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ))

''اے اللہ! جو کچھ تو نے اِن کو عطا کر رکھا ہے اس میں برکت فرما، ان لوگوں کو معاف فرما اور ان گھر والوں پر رحمت فرما۔''

[صحیح،سنن ابوداود،کتاب الاشربة،باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فيه،ح:3729]

نیا پھل آنے پر برکت کی دعا:

((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا،وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا))

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت ڈال دے، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے ماپ و تول کے پیمانوں میں برکت عطاء فرما۔''

[صحیح مسلم:کتاب الحج، باب فضل المدینة---ح:1373]

نعمتوں میں برکت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے دعائے قنوت میں اللہ تعالی کی عطاء کردہ نعمتوں میں برکت کی دعا کرتے ہوئے امت کو یوں تعلیم دی:

((وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ))

''اور تو نے جو کچھ بھی عطا کیا ہے اُس میں برکت فرما دے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح، سنن ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب القنوت فی الوتر، ح:1425]

⑨ مہمان نوازی خیر و برکت کا ذریعہ:

رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مہمان آئے تو آپ ﷺ کھانے کے لیے اپنی ازواج کی طرف گئے تو کسی کے پاس بھی کچھ کھانے کو نہ پایا، تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لا يَمْلِكُهَا إِلا أَنْتَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں، بے شک رحمت و فضل کا تو ہی مالک ہے۔''

[سلسلة الاحاديث الصحيحة، ح:1543]

صبح کا وقت بابرکت ہوتا ہے:

سیدنا صخر الغامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی لشکر یا فوجی دستہ کہیں بھیجتے تو صبح صبح ہی روانہ کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِيْ بُكُوْرِهَا))

⑩ حصولِ برکت کا بے مثال واقعہ:

سیدنا صخر الغامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر صحابی تھے، وہ بھی اپنے تجارتی قافلے صبح کے وقت بھیجتے، جس کی برکت سے اُن کا مال بہت زیادہ ہو گیا اور بہت مالدار آدمی بن گئے۔

[صحیح، سنن ابوداود، کتاب الحج، باب فی الابتکار فی السفر، ح:2606]

⑪ اہلِ خانہ کو سلام کرنا باعثِ برکت ہے:

ہمارے ہاں بے برکتی کی ایک اہم اور بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اُن مسنون اعمال کو چھوڑ چکے ہیں، جن کے کرنے پر برکات کا نزول ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے گھر والوں پر سلام کرنا، یہ سنت مہجورہ اور متروکہ بن گئی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿فَـإِذَا دَخَـلْتُـمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ [سورة النور:61]

''البتہ جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے اہل خانہ کو سلام کیا کرو، یہ دعائے خیر، اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی بڑی بابرکت اور پاکیزہ۔''

بے برکتی کے اسباب

جہاں گناہ ہوتے ہیں وہاں سے خیر و برکات اٹھالی جاتی ہیں۔ بر و بحر میں جو فساد آیا ہے، اس کی وجہ انسان کی بداعمالیاں ہیں، جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا، قتل وغارت، بخل ولالچ، مال کا حرص وطمع، خودغرضی کی وبا ہوگئی ہے۔ امت وہن کے مرض یعنی دنیوی مال ومتاع سے شدید محبت جبکہ موت اوراس کی تیاری سے غافل ہوچکی ہے۔ امر بالمعروف اورنھی عن المنکر کے فریضہ کوفراموش کردیا گیا ہے۔ جس کا خمیازہ دشمن کا رعب وغلبہ اورامت مغلوب ومقہور کی صورت میں واضح ہے

سودی لین دین سے برکت اُٹھ جاتی ہے:

وہ قوم اللہ کے فضل وکرم کو کیسے حاصل کرسکتی ہے جن کی معیشت کا انحصار سود پر اور جو یہود ونصاریٰ سے عالمی سودی قرضے لینے پر عافیت سمجھے، حالانکہ سود لینا ودینا واضح طور پر اللہ اوراُس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ ہے، کون سکت رکھتا ہے کہ وہ سودی لین دین بھی کرے اوراس جنگ میں جیت جائے؟ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

[سورة البقرة:279]

''اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اوراس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ۔''

دوسرے مقام پر سود کے خاتمے اورصدقات کو بڑھانے کے متعلق فرمایا:

﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ [سورةالبقرة:276]

''اللہ سود کو مٹاتا اورصدقات کو بڑھاتا ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیسرے مقام پر ظاہری سودی کشاکش اور ریل پیل کا انجام ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْ عِنْدَ اللَّهِ﴾

[سورة الروم:39]

''اور جو سودی قرض تم اس لیے دیتے ہو کہ لوگوں کے اموال میں بڑھ جائیں تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔''

بے برکتی کی علامت:

بے برکتی کی کچھ ظاہری علامات ہیں کہ جن سے برکت اور بے برکتی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔اسی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ليست السَّنَةُ بألَّا تُمْطَرُوْا، ولكنَّ السَّنَةَ أن تُمْطَروْا وتُمْطَروْا ثُمَّ لَا يُبَارَكُ لَكُمْ فِيْهِ))

''قحط یہ نہیں ہے کہ تم بارش نہ دیئے جاؤ، بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ تم کو بارش تو دی جائے لیکن اُس میں تمہارے لیے کوئی برکت نہ ہو۔''

[مسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب فى سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة، ح:2904]

اللہ کی یاد سے روگردانی بے برکتی کا ذریعہ:

گناہ برکت اور سکون کے خاتمے اور رزق میں تنگی کا باعث ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ [سورة طة:124]

''اور جو میرے ذکر (نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی۔''

گناہگار قوم سے برکت اٹھالی جاتی ہے:

انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے کیسے برکت کو حاصل کرسکتا ہے؟ جو لوگ رشوت لیتے ہیں، یا خیانت کرتے ہیں، یا چوری کرتے ہیں، یا ڈاکہ زنی کرتے ہیں، یا قرضہ دے کر سود لیتے ہیں، یا قرضہ لے کر اِس کو واپس کرنے کی نیت نہیں کرتے، یا ادھار پر ساز و سامان لے کر اس کی قیمت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

اسی طرح وہ لوگ جو لین دین اور معاملات میں جھوٹ بولتے، لوگوں سے فراڈ کرتے یا مال بیچنے کے لیے جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں، اشیاء خورد نوش میں میں ملاوٹ کرتے اور ماپ تول میں کمی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا رزق یقینی طور پر برکت سے خالی ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ [الشوری:30]

''تم لوگوں پر جو مصیبت بھی آتی ہے، سو وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی سے ہے، اور بہت سے گناہوں کو وہ ویسے ہی درگزر کر دیتا ہے۔''

اسی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا،فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا))

''دو بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں، اگر تو وہ سچ بولیں اور (عیب) بیان کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع میں سے برکت جاتی رہتی ہے۔''

[صحیح البخاری:کتاب البیوع، باب مایمحق الکذب والکتمان فی البیع، ح:2082]

حصولِ برکات کی دعائیں:

پورا ماہ سلامتی، خیر و برکات اور امن وسکون سے بسر کرنے کی دعا:

(اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ)

رزق میں برکت کے لیے یہ دعا مانگیں:

(اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ،فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ)

رزقِ حلال کی دعا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(اللَّهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)

قرض کی ادائیگی کی دعا:

(اللَّهُمَّ اكْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)

گناہوں کی معافی، رزق کی کشادگی، رزق کی برکات کی دعا:

(اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی، وَوَسِّعْ لِی فِی دَارِی، وَبَارِكْ لِی فِی رِزْقِی)

دنیوی پریشانیوں سے حل کی دعا:

(اللهُمَّ أَصْلِحْ لِی دِينِی الَّذِی هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِی، وَأَصْلِحْ لِی دُنْيَایَ الَّتِی فِيهَا مَعَاشِی، وَأَصْلِحْ لِی آخِرَتِی الَّتِی فِيهَا مَعَادِی، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِی فِی كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِی مِنْ كُلِّ شَرٍّ)

دین ودنیا کی جامع ترین دعا:

(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وارْحَمْنِیْ واهْدِنِیْ وارْزُقْنِیْ)

ماپ وتول میں برکت کی دعا:

(اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ)

کھانے پینے میں برکت کی دعا:

(اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ)

خطبہ رائٹر:	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	0301484312	3015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com